رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

205

خطبہ نمبر ۹

۳۰ رجب ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | یکم امان ۱۳۳۶ ہش یکم مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۵۲

قاہرہ میں چار عرب سربراہوں کی کانفرنس ختم ہو گئی

اسرائیل کو فوجیں واپس بلانے پر مجبور کرنے کیلئے متحدہ مساعی بروئے کار لانے کا عزم

قاہرہ ۲۷ فروری۔ چار عرب سربراہوں نے جن کی گزشتہ تین روز سے قاہرہ میں کانفرنس ہو رہی تھی۔ اعلان کیا ہے۔ کہ مصر سعودی عرب شام اور اردن چاروں اسرائیل کو جنگ بندی کی سرحد تک فوجیں پیچھے ہٹانے پر مجبور کرنے کے لئے مل کر کام کرینگے اس امر کا اعلان ایک مشترکہ بیان میں کیا گیا۔ جو کل شام کانفرنس کے اختتام پر جاری کیا گیا تھا۔ اس میں اسرائیلی فوجوں کے انخلاء سے متعلق ان متعدد قراردادوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جو جنرل اسمبلی نے منظور کی تھیں۔ اور جن پر اسرائیل نے ابھی تک عمل نہیں کیا

اعلان میں اس امر کا بھی ذکر ہے کہ برطانوی مصری حملے کی وجہ سے مصر کو جو نقصان پہنچا ہے۔ مصر کو اس کا معاوضہ ادا کیا جائے۔ چاروں سربراہوں نے یمن کے خلاف برطانیہ کی جارحانہ کارروائی کی بھی مذمت کی ہے نیز انہوں نے فرانس کے خلاف الجزائر کے حریت پسندوں کی تحریک اور جدوجہد آزادی کی پوری پوری حمایت کا بھی اعلان کیا ہے۔ اعلان کے آخر میں اس امر کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ ہم اعصابی جنگ سے الگ رہ کر غیر جانبداری پر کاربند رہنا چاہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک عرب ممالک اپنے دفاع کے مسئلہ کو خود ہی بہتر طریق پر حل کر سکتے ہیں؛

کرنل ڈگلس کی وفات پر

جماعت احمدیہ کی طرف سے دلی ہمدردی کا اظہار

امام مسجد لنڈن کے نام امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا تار

ربوہ ۲۷ فروری۔ کرنل ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ کی طرف سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خاں صاحب کے نام حسب ذیل تار ارسال کیا ہے۔ جس میں انہیں ہدایت فرمائی ہے۔ کہ وہ کرنل صاحب موصوف کے خاندان تک دلی ہمدردی کا یہ پیغام پہنچا دیں۔

"کرنل ڈگلس کی وفات کی اطلاع پہونچی۔ ان کے خاندان کو دلی ہمدردی کا پیغام پہونچا دیں۔ ان کا وہ دلیرانہ اور دیانتدارانہ رویہ جو انہوں نے اس مقدمہ میں اختیار کیا۔ جو آج سے ساٹھ سال قبل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے خلاف ایک مسیحی پادری کی طرف سے جھوٹے طور پر کھڑا کیا گیا تھا۔ ہماری یاد میں ہمیشہ تازہ رہے گا۔"

پروفیسر واگ لی ایری کی کتاب کا انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا۔

واشنگٹن (بذریعہ تار) امریکہ میں احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ پروفیسر واگ لی ایری (Professor Vaglieri) کی کتاب کا انگریزی ترجمہ "An Interpretation of Islam" کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی مناسب رنگ میں اشاعت کرنے اور تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین

یاد رہے جیسا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنی تقریر میں بتایا تھا۔ پروفیسر واگ لی ایری ایک اطالوی خاتون ہیں اور نیپلز یونیورسٹی میں عربی اور اسلامی تہذیب کے مضامین پڑھاتی ہیں۔ انہوں نے اس کتاب میں اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ پر اچھے پیرائے میں روشنی ڈالی ہے اور صاف تسلیم کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے۔ اس کا انگریزی ترجمہ اطالوی پروفیسر ڈاکٹر الڈوکسیلی نے کیا ہے۔ اور *

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کراچی ۲۷ فروری۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضور نے آج شام شیخ رحمت اللہ صاحب کے ہاں دعوت چائے میں شرکت فرمائی۔ اور بعض اہم شخصیتوں سے ملاقات کی۔ نیز حضور نے آج بعض اور حضرات کو بھی شرف ملاقات بخشا حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور ایک گھنٹہ کے قریب اپنے خدام کے درمیان تشریف ..."

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں؛

ملک غلام نبی صاحب اور مولوی عبدالرشید صاحب بخیریت فری ٹاؤن پہنچ گئے

مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ فری ٹاؤن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ ملک غلام نبی صاحب شاہد اور مولوی عبدالرشید صاحب شاہد بخیریت فری ٹاؤن پہنچ گئے ہیں الحمد للہ

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے (وکیل التبشیر)

ہیو گیٹسکل سے نون کی ملاقات

لنڈن ۲۸ فروری۔ وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خاں نون نے نیویارک سے لنڈن پہنچکر برطانیہ کی لیبر اپوزیشن کے لیڈر مسٹر ہیو گیٹسکل سے ملاقات کی۔ شام کو انہوں نے نئے اینگلو پاکستان پارلیمنٹری گروپ کے لیبر اور کنسرویٹو ارکان پارلیمنٹ سے بات چیت کی۔ پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اکرام اللہ نے وزیر خارجہ کے اعزاز میں رات کے کھانے کا اہتمام کیا۔ جس میں بیگم لیاقت علی خاں بھی شریک ہوئیں۔ ملک نون ہفتہ کو کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ دولت مشترکہ کے وزیر ارل آف ہوم اور بعض دوسرے برطانوی وزراء سے بھی ملاقات کریں گے

وزیر اعظم آج لاہور پہنچ رہے ہیں

کراچی ۲۸ فروری۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی آج دو بجے سہ پہر پاکستانی فضائیہ کے طیارے سے لاہور روانہ ہو رہے ہیں دو مارچ کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے جشن سالگرہ کا افتتاح کرینگے۔ ۳ مارچ صبح ۱۰ بجے موچی دروازہ کے باہر مسئلہ کشمیر پر تقریر کریں گے۔

* اس کا گیشن لفظ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے خود تحریر فرمایا ہے؛

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

جب بھی کوئی مصیبت آئے تم فوراً خدا تعالیٰ کے سامنے جھکو اور یقین رکھو کہ وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا

اگر تم ایسا کرو گے تو کوئی وقت ایسا نہ آئے گا جبکہ تمہیں خدا تعالیٰ کی مدد حاصل نہ ہو

یہ کامیابی کا ایک عظیم الشان گُر ہے اسے یاد رکھو اور قیامت تک یاد رکھتے چلے جاؤ۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ ردسمبر ۱۹۵۶ء — بمقام ربوہ

(یہ خطبہ ابھی تک شائع نہیں ہو سکا تھا۔ اب صیغہ زود نویسی اس خطبہ کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ پڑھی

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (بقرہ ع ۲۳)

اس کے بعد فرمایا۔

دنیا میں لوگوں کے اندر

یہ عام احساس پایا جاتا ہے

کہ گویا وہ اکیلے ہیں۔ اور اس دنیا میں ان کا کوئی ساتھی اور دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی پیدائش کا سلسلہ ہی ایسا رکھا ہے۔ کہ بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو پچھلی تاریخ اسے بھولی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں جانے سے قبل اس کی کیا حالت تھی۔ اور اس حالت سے پہلے اسے کونسی زندگی ملی ہوئی تھی۔ پھر وہ مرتا ہے تو اکیلا ہی قبر میں جاتا ہے اور اسے پتہ نہیں ہوتا کہ وہاں اسے کیسے ساتھی ملیں گے۔ اور اس کا کیا حال ہوگا۔ اس کے رشتہ دار اور عزیز جو اس کی پیدائش کے وقت اس بات سے ناواقف ہوتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا۔ وہ اس کی موت کے بعد حیرت زدہ ہوتے ہیں کہ وہ کہاں چلا گیا۔ گویا انسان اس دنیا میں اکیلا ہی آتا ہے۔ اور اکیلا ہی جاتا ہے۔ اور اس کے دل میں

ہمیشہ یہ خلش رہتی ہے

کہ یہ تنہائی دور بھی ہوگی یا نہیں۔ اور پھر دور ہوگی تو کیسے ہوگی۔ آخر وہ چاروں طرف ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اور پہلے صرف اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے یہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ اگر اسے کوئی ساتھی ملتا ہے۔ تو پھر اس کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہو سکتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ شاید وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے تو اسے ساتھی مل جائے۔ اور اس کی بیکسی دور ہو جائے۔ پھر جب وہ اس بات پر قائم ہو کر صحیح جدوجہد کرتا ہے تو اسے روشنی نظر آجاتی ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے کہ جو رستہ اس نے اختیار کیا تھا۔ اور سمجھا تھا کہ شاید وہ ہستی جسے خدا کہتے ہیں، اس تنہائی میں میری ساتھی بن جائے وہ صحیح نکلا ہے۔ اور واقعہ میں خدا تعالیٰ ہی میرا ساتھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک دفعہ

کشفی حالت میں

دیکھا کہ اپنے بازو پر یہ الفاظ لکھ رہے ہیں کہ

"میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے"

(تذکرہ طبع دوم ۱۷۵)

یہ کشف درحقیقت اس آیت کا ہی ترجمہ ہے لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب انسان خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں تو اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کا کیا مطلب ہوا۔ کیونکہ انسان پوچھتا اسی کے متعلق ہے جو اسے نظر آتا ہو۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ کبھی سوال مبہم بھی ہوتا ہے جیسے رات کو کوئی مسافر اندھیرے میں سفر پر جا رہا ہو۔ اور اسے خطرہ محسوس ہو۔ تو وہ آواز دیتا ہے کہ کوئی ہے۔ اب اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ اسے کوئی انسان نظر آرہا ہے بلکہ وہ اس خیال سے آواز دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص وہاں ہو۔ تو وہ آئے۔ اور اس کی مدد کرے۔ اور جنگل میں تنہائی اور اندھیرے کی وجہ سے جو گھبراہٹ اس پر طاری ہے وہ دور ہو جائے۔ اسی طرح یہ آیت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا میں انسان تنہائی محسوس کرے اور سمجھے کہ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ جو غیر مرئی ہے۔ اس کے متعلق وہ یہ کہے کہ اگر کوئی خدا ہے۔ تو وہ آئے اور میری مدد کرے۔ جیسے اندھیرے میں کوئی مسافر گھبرا کر آواز دیتا ہے کہ کیا کوئی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی ہو تو وہ میری مدد کرے۔ اسی طرح جب انسان بھی گھبرا کر آواز دے کہ کیا کوئی ہے تو

خدا تعالیٰ کہتا ہے

تم میرے اس بندے کو بتا دو کہ میں ہوں اور پھر میں زیادہ دور بھی نہیں۔ بلکہ میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ دنیا میں پاس رہنے والا شخص بھی بعض اوقات مدد نہیں کرتا۔ بعض دفعہ تو وہ مدد کا ارادہ ہی نہیں کرتا۔ اور کہتا ہے مرتا ہے تو مرے۔ مجھے اس کی مدد کرنے کی کیا ضرورت ہے اور بعض اوقات وہ اپنے اندر زیادتی کرنے والے کے خلاف مدد کرنے کی طاقت نہیں پاتا جیسے کوئی شیر گاؤں میں آجائے۔ اور کسی پر حملہ آور ہو تو دوسرے لوگ بجائے اس کی مدد کرنے کے بھاگ جاتے ہیں۔ لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر کوئی بندہ گھبرا کر آواز دے اور کہے کہ کوئی ہے۔ تو وہاں

خدا موجود ہوتا ہے

اور وہ کہتا ہے کہ میرے بندے نے اگرچہ مبہم طور پر آواز دی ہے۔ کہ شاید کوئی موجود ہو۔ تو وہ بول پڑے۔ لیکن میں اس کی مبہم پکار کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ وہ مجھے ہی بلا رہا ہے میں بھول جاتا ہوں کہ جو کچھ کہہ رہا ہے خیالی طور پر کہہ رہا ہے

میں اس وقت اگر گر کو چھوڑ دیتا ہوں اور فوراً اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی میرے متعلق سوال کرے۔ تو اسے بتا دو کہ میں قریب ہی ہوں مگر نہیں بے شک دنیا میں بعض دفعہ کوئی دوسرا شخص قریب بھی ہوتا ہے۔ تو پھر بھی وہ

مدد کرنے کا ارادہ نہیں کرتا

یا اس کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لیکن میں تو ارادہ کر کے بیٹھا ہوں کہ اس کی مدد کروں گا۔ اور پھر میرے اندر اس کی مدد کرنے کی طاقت بھی ہے۔ لیکن اگر میں باوجود آقا ہونے کے اس کی آواز سنتا ہوں۔ اور اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہوں۔ تو فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ۔ اسے بھی چاہیئے۔ کہ میری آواز کا جواب دے عربی زبان میں

استجاب کے دو معنے

ہوتے ہیں۔ جب یہ لفظ خدا تعالیٰ کے متعلق بولا جاتا ہے۔ تو اس کے معنے ہوتے ہیں "اس نے دعا قبول کی" اور جب یہ انسان کے متعلق استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اس کے معنے ہوتے ہیں۔ "اس نے آواز کا جواب دیا" اس آیت میں استجاب کا جو لفظ استعمال ہوا ہے یہ انسان کے متعلق ہے۔ اس لئے اس کے معنے یہ ہیں کہ

میرے بندوں کا بھی فرض

ہے کہ میں انہیں بلاؤں۔ تو وہ بھی آواز دیا کریں۔ باوجود اس کے کہ میں ان کا آقا ہوں۔ اور یہ میرے غلام ہیں۔ یہ پکارتے ہیں تو میں ان کی آواز سنتا ہوں۔

اور دوڑتا ہوا ان کی مدد کے لئے آجاتا ہوں پس ان کا تو زیادہ فرض ہے۔ کہ اگر میں انہیں آواز دوں تو وہ لبیک کہتے ہوئے میرے پاس آجائیں۔ اور وہ صرف میری آواز کا ہی جواب نہ دیں۔ بلکہ وہ یقین رکھیں۔ کہ میں ان کی مدد کروں گا۔ گویا فلیستجیبوا لی ہی کافی نہیں بلکہ والیومنوا بی کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ جسے دعا کرتے ہوئے یہ یقین نہیں ہوتا۔ کہ کوئی خدا ہے۔ اور وہ اس کی مدد کرے گا۔ تو وہ دعا اس کے منہ پر ماری جاتی ہے۔ اگر اسے خدا تعالیٰ کی مدد کا یقین ہی نہیں۔ تو وہ اس کی مدد کیوں کرے گا۔

احادیث میں آتا ہے

کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ انا عند ظن عبدی بی۔ کہ اگر انسان میرے متعلق یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ میں اس کی مدد کروں گا۔ تو میں اس کی مدد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ میرے متعلق تذبذب میں مبتلا ہے۔ اور اسے یہ یقین نہیں۔ کہ میں اس کی مدد کروں گا۔ تو میں اس کی مدد نہیں کرتا۔ پس خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ اگر میرا کوئی بندہ مجھے بلاتا ہے۔ تو اسے کہدو۔ کہ میں اس کے قریب ہوں لیکن ضرورت ہے۔ کہ میں بھی جب اسے بلاؤں۔ تو وہ دوڑتے ہوئے میری آواز کی طرف آئے۔ اب یہ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ تو ہر انسان سے نہیں بولتا۔ وہ اپنے رسولوں کے ذریعے ہی بولتا ہے۔ اس لئے

اس آیت کا یہ مطلب ہوا

کہ جب میں اپنا کوئی رسول بھیجوں۔ تو تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ اس رسول پر ایمان لاؤ۔ اس کی مدد کرو۔ اور میرے بھیجے ہوئے دین کی اشاعت کرو۔ اگر تم میری آواز کو سنو گے۔ اور اس کا جواب دو گے۔ اور پھر یقین رکھو گے۔ کہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ تو میں یقیناً تمہاری مدد کروں گا۔ اور تمہیں اکیلا اور بے یارو مددگار نہیں چھوڑوں گا۔ صحابہؓ نے اس کا ایسا نظارہ دکھایا ہے۔ کہ اسے دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب جنگِ حنین کے لئے تشریف لے گئے۔ تو دشمن نے پہلے یہ چاہا۔ کہ وہ شہر سے دور نکل کر مسلمانوں کا مقابلہ کرے۔ وہ علاقہ ان کا اپنا تھا۔ اور وہ اس سے خوب واقف تھے۔ اور پھر وہ سمجھتے تھے۔ کہ وہ مسلمانوں سے تعداد میں زیادہ ہیں۔ لیکن بعد میں کسی عقلمند شخص نے انہیں مشورہ دیا۔ کہ شہر سے زیادہ دور نہ جاؤ۔ بلکہ شہر کے قریب ہی اپنی صفیں بنالو۔ یہ جگہ تنگ ہے۔ اور اس کے دونو طرف پہاڑیاں ہیں۔ مسلمان اگر تم پر حملہ آور ہوں گے۔ تو وہ لازمی طور پر ان پہاڑیوں میں سے گزریں گے۔ اس لئے تم درہ کے دونو طرف پہاڑیوں پر اپنے تیر انداز بٹھا دو۔ جب مسلمان حملہ آور ہوں۔ تو دونو طرف سے ان پر تیروں کی بارش کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس کے مشورہ کو مان لیا۔ جب اسلامی لشکر حنین کے مقام پر پہنچا۔ تو دشمن کے اکثر سپاہی پہاڑیوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے۔ اور کچھ سپاہی سامنے صف بند ہوکر کھڑے ہوگئے۔ مسلمانوں نے یہ سمجھ کر کہ لشکر وہی ہے۔ جو سامنے کھڑا ہے۔ آگے بڑھ کر اس پر حملہ کر دیا۔ جب مسلمان آگے بڑھ چکے۔ اور کمین گاہوں کے سپاہیوں نے سمجھا۔ کہ اب ہم اچھی طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تو اگلی کھڑی ہوئی فوج نے سامنے سے حملہ کر دیا۔ اور پہلوؤں سے تیر اندازوں نے بے تحاشا تیر برسانے شروع کر دیئے۔ یہ جنگ

فتح مکہ کے قریب

زمانہ میں ہی ہوئی تھی۔ مکہ کے غیر مسلموں نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخواست کی۔ کہ آپ انہیں اس جنگ میں شامل ہونے کی اجازت دے دیں۔ ان کا خیال تھا۔ کہ انہیں مسلمانوں کو اپنی بہادری دکھانے کا موقع مل جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ چنانچہ دو ہزار کے قریب مکہ کے غیر مسلم اسلامی لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہ لوگ چلے تو بہادری دکھانے کے لئے تھے۔ لیکن جب دونوں پہلوؤں سے تیر اندازوں نے تیروں سے حملہ کر دیا۔ تو وہ بے تحاشا پیچھے بھاگے۔ اور جب ہزاروں پر مشتمل لشکر اور اس کے گھوڑے اور اونٹ ان چنندہ صحابہؓ میں سے گزرے۔ جو ہر میدان میں ثابت قدم رہنے کے عادی تھے۔ تو ان کے گھوڑے بھی بھاگ پڑے۔ اور

لشکر اسلامی

کے پاؤں اکھڑ گئے۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ جب ان دو ہزار غیر مسلموں کے گھوڑے ہمارے گھوڑوں کے پاس سے گزرے۔ تو وہ بھی ڈر گئے۔ اور پیچھے کو بھاگ پڑے۔ ہم نے انہیں روکنے کی بڑی کوشش کی۔ مگر وہ بھاگتے ہی چلے جا رہے تھے۔ اور ہماری ہر کوشش ناکام ہوگئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صرف چند آدمیوں کے ساتھ میدان جنگ میں کھڑے تھے۔ اور دائیں اور بائیں سے تیر برس رہے تھے۔ صحابہؓ کو خطرہ پیدا ہوا۔ کہ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کی کیا صورت ہوگی۔ لیکن وہ آپؐ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ دو ہزار اونٹوں کے بھاگنے کی وجہ سے ان کی سواریاں اس قدر ڈر گئی تھیں۔ کہ ان کے ہاتھ باگیں موڑتے موڑتے زخمی ہوگئے۔ مگر اونٹ اور گھوڑے واپس لوٹنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی خچر کو ایڑ لگا کر دشمن کے لشکر کی طرف بڑھنے لگے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنی سواری سے اتر کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خچر کی باگ پکڑ لی۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ تھوڑی دیر کے لئے پیچھے ہٹ آئیں۔ یہاں تک کہ اسلامی لشکر جمع ہو جائے۔ اس وقت آگے بڑھنے کا موقع نہیں۔ دشمن دونوں طرف سے تیر برسا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ میری خچر کی باگ چھوڑ دو۔ اور پھر خچر کو ایڑ لگاتے ہوئے آپؐ نے اس تنگ راستہ پر آگے بڑھنا شروع کیا۔ جس کے دائیں بائیں کمین گاہوں میں بیٹھے ہوئے سپاہی بے تحاشا تیر اندازی کر رہے تھے۔ اور فرمایا۔

انا النبی لا کذب - انا ابن عبد المطلب

میں خدا کا نبی ہوں۔ جھوٹا نہیں ہوں۔ اس لئے میدان سے فرار کرنا میری شان کے خلاف ہے۔ اگر دشمن دونو طرف سے تیر برسا رہا ہے۔ تو وہ مجھے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ میرا محافظ ہے۔ لیکن میری اس جرأت اور دلیری کی وجہ سے جو میں آٹھ ہزار تیر اندازوں کی زد میں ہونے کے باوجود دکھا رہا ہوں۔ یہ خیال نہ کرنا کہ میں خدا ہوں۔ میں خدا نہیں ہوں۔ بلکہ ایک بشر ہوں۔ اور عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ ہاں مجھے دشمن کا کوئی خطرہ نہیں۔ کیونکہ میں خدا تعالیٰ کا سچا نبی ہوں۔ اور پھر جس نبوت کا میں نے دعویٰ کیا ہے۔ اس کے متعلق پہلے سے یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے لوگوں کے حملوں سے بچائیگا۔ پھر آپؐ نے حضرت عباسؓ کو جو بڑے جہیر الصوت تھے۔ بلایا اور فرمایا۔ عباسؓ آگے آؤ۔ اور بلند آواز سے پکار کر کہو۔ کہ اے سورہ بقرہ کے صحابیو اور اے بیت رضوان کے صحابیو خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عباسؓ آگے آئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں انہوں نے مسلمانوں کو آواز دی۔ اور کہا اے سورہ بقرہ کے صحابیو۔ یعنی اے وہ لوگو جو سورہ بقرہ کے زمانہ سے مسلمان ہو۔ اور جنہوں نے سورہ بقرہ یاد کی ہوئی ہے۔ اور اے بیت رضوان کے صحابیو خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں۔ کہ غیر مسلموں کے ریلے کی وجہ سے ہماری سواریاں پاگلوں کی طرح دوڑتی جاتی تھیں۔ اور انہیں واپس لوٹانے کا کوئی طریق ہمارے ذہن میں نہیں آتا تھا۔ ہم اونٹوں اور گھوڑوں کو واپس کرنے کی کشمکش میں تھے۔ کہ حضرت عباسؓ کی آواز ہمارے کانوں میں پڑی۔ اس وقت یوں معلوم ہوا۔ کہ ہم اس دنیا میں نہیں ہیں۔ بلکہ ہم مر چکے ہیں۔ اور قبروں سے اٹھے ہیں۔ اسرافیل صور بجا رہا ہے۔ اور ہم حساب دینے کے لئے خدا تعالےٰ کے سامنے جا رہے ہیں۔ جیسے

قرآن کریم میں آتا ہے

کہ جب قیامت کے دن خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز دی جائے گی۔ تو لوگ بے تحاشا خدا تعالیٰ کی طرف بھاگ پڑیں گے۔ اسی طرح اس وقت ہم بھی سمجھتے تھے۔ کہ اب ٹھہرنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اور سواریاں ہماری مڑتی نہیں۔ ہم نے اس زور سے باگیں موڑیں۔ کہ ہماری سواریوں کے سر پیٹھ سے لگ جاتے تھے۔ لیکن جب باگیں ڈھیلی ہوتیں تو سواریاں پھر پیچھے کی طرف دوڑ پڑتیں۔ وہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ جب حضرت عباسؓ کی آواز ہمارے کان میں پڑی۔ اور ہم نے دیکھا کہ ہماری سواریاں ہمارے بس میں نہیں ہیں تو ہم میں سے بعض نے اپنی بھاگتی ہوئی سواریوں پر سے چھلانگیں لگا دیں۔ اور ڈری ہوئی سواریوں کو انہوں نے خالی چھوڑ دیا۔ کہ وہ جدھر چاہیں چلی جائیں۔ اور بعض نے اپنی تلواریں میانوں سے باہر نکالیں۔ اور ان سے اپنی سواریوں کی گردنیں کاٹ دیں۔ اور خود پیدل دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف چل پڑے۔ اور منہ سے یہ کہتے جاتے تھے۔ کہ

لبیک لبیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ آپؐ کا پیغام ہمیں پہنچ گیا ہے یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ پس فلیستجیبوا لی کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے تو اس کے بندوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس آواز کا جواب دیں اور خدا تعالےٰ کی طرف دوڑ پڑیں۔ خدا تعالیٰ آسمان سے بولا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے

نبیوں کے ذریعہ سے

بولا کرتا ہے۔ اس لئے جب اس کا کوئی نبی آئے۔ تو ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس پر ایمان لائیں۔ اور اس کی مدد کریں۔ اور یقین رکھیں کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کی مدد کیا کرتا ہے۔ صحابہؓ نے اس کا

جو نمونہ دکھایا ہے

وہ کسی اور نبی کی قوم نے نہیں دکھایا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ان کی سواریاں پیچھے بھاگ رہی ہیں اور واپس نہیں مڑتیں۔ تو وہ ان کی پیٹھوں پر سے نیچے کود پڑے۔ یا انہوں نے ان کی گردنیں کاٹ دیں اور خود پیدل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگ پڑے اور آپ کے گرد گھیرا ڈالنا شروع کردیا۔ یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں کا لشکر جمع ہو گیا۔ اور انہوں نے کفار پر حملہ کیا۔ نتیجہ یہ ہؤا کہ دشمن بھاگ گیا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ یہ گویا دلیو منوا لی کا ثبوت مل گیا۔ فلیستجیبوالی کا حکم صحابہ سے تعلق رکھتا تھا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی آواز سنکر اس کی طرف بھاگ پڑیں۔ چنانچہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہی اس طرف بھاگ پڑے۔ اور دلیومنوا بی کا حصہ خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتا تھا۔ جب صحابہ اس یقین سے دلیر ہوئے کہ خدا تعالےٰ ان کی مدد کرے گا تو آناً فاناً انہیں فتح نصیب ہو گئی۔ دشمن کی فوج کے سپاہی قید ہوئے۔ ان کی عورتیں پکڑی گئیں۔ اور ان کے اموال غنیمت کے طور پر مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ اسی قبیلہ میں سے تھیں۔ جب کفار کو شکست ہوئی۔ تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بہنوں کے پاس آئے۔ کیونکہ انہیں امید تھی کہ وہ ان کی وجہ سے اپنے اموال اور قیدی واپس لے سکیں گے۔ انہوں نے آپ کی بہنوں کو مخاطب کرکے کہا کہ تم اس وقت ہماری مدد کرسکتی ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر میں پلے ہیں۔ تم اگر جاؤ اور

ہماری سفارش کرو

تو وہ تمہاری سفارش ضرور مان لیں گے۔ اور ہمارے اموال اور قیدی ہمیں واپس لوٹا دیں گے۔ چنانچہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے اس قوم میں پرورش پائی ہے آپ انہیں معاف کردیں۔ اور اس کے اموال اور قیدی واپس لوٹا دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک ماہ تک انتظار کرنے کے بعد قیدی اور اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دئے ہیں۔ ممکن ہے ان لوگوں کو

اپنی طاقت پر غرور ہو

اور انہیں خیال ہو کہ وہ دوبارہ مسلمانوں کا مقابلہ کریں گے۔ اور فتح حاصل کریں گے۔ اسلئے وہ کوئی سفارش لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ ہوئے پا ممکن ہے ان کے ایک ماہ تک نہ آنے کی یہ وجہ ہو کہ انہیں یہ امید ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے قبیلہ میں پرورش پانے اور دودھ کے تعلق کی وجہ سے آپ ہی آپ ہمیں معاف فرما دیں گے۔ بہر حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارا ایک ماہ تک انتظار کیا ہے لیکن جب تم نہ آئے۔ تو میں نے اموال اور قیدی مسلمانوں میں تقسیم کردئے۔ اب دو باتوں میں سے ایک اختیار کرلو۔ یا تو تم اپنے قیدی چھڑوا لو یا اپنے اموال واپس لے لو۔ انہوں نے کہا

ہم اپنی قوم سے مشورہ کرلیں

چنانچہ وہ قوم کے سرداروں کے پاس گئیں۔ اور کہا۔ اس وقت تمہیں یا تو قیدی مل سکتے ہیں۔ اور یا اموال مل سکتے ہیں۔ تم جو چیز پسند کرو۔ واپس لے لو۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے قیدی ہمیں واپس کردئے جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا۔ اس قوم کے مجھ پر بہت سے احسانات ہیں۔ ان کی ایک عورت نے مجھے دودھ پلایا ہے اور میری پرورش کی ہے۔ اب وہ میرے پاس آئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ میں ان کے اموال اور قیدی واپس کردوں۔ لیکن چونکہ وہ دیر سے آئے ہیں۔ اسلئے میں نے ان کے سامنے یہ بات رکھی ہے کہ یا تو قیدی چھڑوا لو اور یا اپنے اموال واپس لے لو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر اس قوم کے آپ پر احسانات ہیں تو

ہم پر بھی احسانات ہیں

ہم ان کے قیدی چھوڑنے کے لئے بھی تیار ہیں اور ان کے اموال بھی واپس لوٹا دیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیر سے آنے کی وجہ سے میں نے انہیں دو باتوں میں سے ایک کے انتخاب کرنے کا اختیار دیا تھا۔ کہ یا تو وہ اپنے قیدی چھڑوا لیں۔ اور یا اپنے اموال واپس لے لیں۔ اور انہوں نے قیدی چھڑوانے کو پسند کیا ہے۔ چنانچہ تم ان کے قیدی انہیں دے دو۔ اور بھیڑ بکریاں اونٹ اور دوسرے اموال اپنے پاس رکھو چنانچہ صحابہ نے سب قیدیوں کو آزاد کردیا تو فلیستجیبوالی، دلیومنوا بی کا یہ عظیم الشان نمونہ تھا۔ جو صحابہؓ نے دکھایا۔ صحابہؓ کے سوا اور کوئی قوم نہیں جو جنگ حنین کے سے خطرناک موقع پر خطرہ میں کود پڑی ہو۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی قوم تھی۔ جو بے دست و پا ہو چکی تھی۔ لیکن جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز اس کے کان میں پڑی تو وہ خطرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ پروانہ وار آپؐ کے ارد گرد جمع ہو گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم

نے آپ سے کہدیا تھا کہ اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون کہ تو اور تیرا خدا جا کر لڑو۔ ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ اس وقت کوئی لڑائی بھی نہیں تھی صرف ایک قوم کو سامنے دیکھ کر انہوں نے یہ کہدیا تھا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم نے عین جنگ کے موقعہ پر جب اس کے قدم اکھڑ چکے تھے۔ اور اس کی سواریاں پیچھے بھاگ رہی تھیں۔ اور باوجود پورا زور لگانے کے وہ واپس نہیں مڑتی تھیں یہ نمونہ دکھایا کہ جونہی اس کے کان میں یہ آواز پڑی کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ تو وہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو خالی چھوڑ کر یا ان کی گردنیں کاٹ کر پیدل اس آواز کی طرف بھاگ پڑے۔ اور آناً فاناً آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اور پھر وہ اس یقین کے ساتھ وہاں جمع ہوئے کہ اگر خدا تعالےٰ کا رسول ہمیں بلاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ بھی وہیں ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے زمین سے لبیک لبیک کہا اور آسمان سے خدا تعالےٰ نے کہا۔ میں تمہاری مدد کے لئے آگیا ہوں۔ جب دونوں چیزیں جمع ہو گئیں تو دشمن ڈر گیا۔ خدا تعالےٰ کے فرشتے مدد کے لئے اترنے شروع ہوئے اور تھوڑی ہی دیر میں شکست مبدل بفتح ہو گئی۔ غرض

یہ ایک عظیم الشان گر ہے

جو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے۔ لیکن مسلمان بدقسمتی سے اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ ضلع کا ڈپٹی کمشنر اس پر مہربان ہے۔ تو وہ اس کی دہلیز گھسا دیتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔ تو وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ بلکہ ادھر ادھر جاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے۔ فلاں کے پاس میری سفارش کردو کبھی کہتا ہے فلاں کے پاس میری امداد کے لئے درخواست کردو۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ مجھے جو بھی پکارتا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان میں اس کی پکار کو سنتا ہوں۔ اور اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ پکار کسی مقرب کی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک مضطرب کی ہوتی ہے۔ یعنی ایسے شخص کی پکار ہوتی ہے۔ جو گھبرا جاتا ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ کہ جو شخص مضطر ہوتا ہے اور وہ گھبرا کر پکارتا ہے۔ تو کون اسے جواب دیتا ہے۔ حالانکہ خدا اسے نظر نہیں آرہا ہوتا۔ اور وہ مبہم طور پر پکار رہا ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ پھر بھی خیال کر لیتا ہے کہ وہ اسے پکار رہا ہے۔ اور وہ فرضی بات کو حقیقی سمجھتا ہے۔ اور اس کی مدد کرنے لگ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی کامیابی کے لئے

ایک بڑا راستہ کھولدیا ہے

لیکن بدقسمتی سے مسلمان اس طرف توجہ نہیں کرتے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے کہ خدا تعالےٰ ان کے بالکل قریب ہے اور ان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ خود کہتا ہے۔ انی قریب میں ہر پکارنے والے کے قریب ہوں۔ یہ بالکل وہی لفظ ہیں جو ۱۹۵۳ء کے فسادات کے موقعہ پر میں نے کہے تھے کہ تم مت گھبراؤ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا میری مدد کے لئے آرہا ہے نہیں میں دیکھتا ہوں کہ وہ دوڑا چلا آرہا ہے۔ اور پھر یہی ہؤا کہ عین اس وقت جب لاہور میں تمام احمدیوں کے قتل کی تجویز ہو رہی تھی۔ وہاں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ اور گھنٹوں میں وہ فساد ختم ہو گیا۔ پس جو شخص اللہ تعالےٰ پر توکل کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اس طرح مدد کرتا ہے کہ دوڑ کر اس کے پاس آتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو مدد کے لئے پکارے اور وہ تین چار فرلانگ کے فاصلہ پر ہو تو بعض اوقات اس کے آتے آتے پکارنے والا مر سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ میں ہر پکارنے والے کے قریب ہوں فاصلہ پر نہیں اگر کوئی مجھے پکارے گا۔ تو میں فوراً ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی گود میں بٹھا لوں گا۔ دیر کا سوال ہی نہیں ہوگا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس قیمتی نسخہ کو چھوڑ دیا ہے۔ جو ان کی بدقسمتی کی علامت ہے

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ میں ہر انسان کے قریب ہوں۔ اور یہ کہ میں ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں اور جس کے قریب خدا تعالےٰ ہو وہ اکیلا نہیں ہو سکتا۔ بے شک حضرت مسیح موعودؑ نے کشفی حالت میں اپنے بازو پر یہ تحریر فرمایا کہ "میں اکیلا ہوں۔ اور خدا میرے ساتھ ہے" مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آپ

اکیلے تھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دنیا کی نظروں میں تو میں اکیلا ہوں۔ لیکن حقیقۃً خدا میرے ساتھ ہے۔ اگر خدا کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص اپنے آپ کو اکیلا کہتا ہے۔ تو اس کی مثال اس بے وقوف کی سی ہوگی۔ جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ کہ رستہ میں ڈاکہ پڑا۔ اور چور ان کا مال لوٹ کرنے لگے۔ جب کسی نے اس سے پوچھا۔ کہ کیا ہوا۔ تو اس نے کہا۔ چور تے لاٹھی دو جنے میں تے باپو اکلے۔ پس جو خدا تعالےٰ کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی کہتا ہو۔ میں اکیلا ہوں۔ تو یہ اس کی بیوقوفی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کے یہ معنے ہیں۔ کہ دنیا کی نظروں میں تو میں اکیلا ہوں۔ لیکن خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر رضؓ سے فرمایا تھا۔

لاتحزن ان اللہ معنا

ابوبکر رضؓ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور جب اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ تو دس بارہ لفنگوں کی کیا طاقت ہے۔ کہ وہ ہمیں تکلیف پہنچا سکیں۔ خدا تعالیٰ انہیں خود تباہ کر دے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف میں جو کہا گیا ہے۔ کہ میں اکیلا ہوں۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ دنیا کو تو نظر نہیں آتا۔ کہ میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر وہ مجھ پر حملہ کریں گے۔ تو وہ دیکھ لیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ میں کامیاب و کامران ہوں گا۔ اور وہ ناکام اور ذلیل ہوں گے۔ بہرحال قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ ہر شخص جو خدا تعالےٰ کے سامنے جھکے۔ اور اس سے مدد مانگے۔ وہ اس کی مدد کے لئے تیار ہے۔ اور اس کے بالکل قریب ہے۔ صرف اتنا فرق ہے۔ کہ درجہ کے لحاظ سے وہ کسی کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور اس کی جلدی مدد کرتا ہے۔ ورنہ وہ ہے سب کے قریب۔ صرف وہ اس بات کا انتظار کرتا ہے۔ کہ کوئی اسے پکارے۔ اور جب کوئی اسے پکارتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ میں تیری مدد کے لئے تیار ہوں۔ اب بتاؤ جس کے پاس

اتنا بڑا نسخہ

موجود ہو۔ اسے بھلا دنیا کا کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہماری جماعت اکیلی ہے۔ باقی سب لوگ ایک طرف ہیں۔ اور ہم دوسری طرف۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اس لئے گو ہم دنیا کی نظر میں اکیلے ہیں۔ مگر درحقیقت ہم اکیلے نہیں۔ خدا تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور اگر کوئی ہم پر حملہ کرے گا۔ تو وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ کیونکہ ہمارے اور دشمن کے درمیان خدا تعالیٰ حائل ہو جائے گا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اس کی چوٹ خدا تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ چوٹ لگانے والے کا ہاتھ خود مفلوج ہو جائے گا۔ اور اس کی چوٹ الٹ کر اسی پر پڑے گی۔ پس اس گُر کو یاد رکھو۔ اور قیامت تک اسے یاد رکھتے چلے جاؤ۔ کہ ہر مصیبت پر خدا تعالیٰ کو پکارو۔ اگر تم ایسا کروگے۔ تو دنیا میں تم پر کوئی مصیبت ایسی نہیں آسکتی۔ جس میں خدا تعالیٰ تمہاری مدد نہ کرے۔ اور دشمن کا خطرناک سے خطرناک حملہ بھی خدا تعالیٰ کی مدد کی وجہ سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ بشرطیکہ تم حرام خوری نہ کرو بے ایمانی نہ کرو۔ بد دیانتی نہ کرو۔ خدا تعالےٰ کا خوف کرو۔ تقویٰ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ کسی پر تعدی نہ کرو۔ کسی کی ذلت اور بدنامی نہ کرو۔ منافقت نہ دکھاؤ۔ فساد نہ کرو۔ اگر تم ایسے ہو جاؤ گے۔ تو ہر قدم پر اور ہر میدان میں خدا تعالےٰ تمہارا ساتھی ہوگا۔ یہ قرآن کریم کا وعدہ ہے۔ جو اصدق الصادقین ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اگر تم اس پر عمل کروگے۔ تو تم ہمیشہ کامیابی اور بامرادی دیکھوگے۔ اور تمہارا دشمن ناکام و نامراد ہوگا۔ کیونکہ تمہارا دشمن خدا تعالیٰ کو نہیں پکارتا۔ اسے کوئی مصیبت پہنچے۔ تو وہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو پکارتا ہے۔ لیکن تم مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہو۔ اور اس سے مدد چاہتے ہو۔ ہمارے ایک تایا تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا کے بیٹے تھے۔ اور آپؑ کے سخت مخالف تھے۔ اور دہریہ تھے۔ انہیں آپؑ سے اتنی ضد تھی۔ کہ ہر موقع پر وہ اپنا بغض نکالتے تھے۔ آپؑ نے جب مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو انہوں نے بھی دعویٰ کر دیا۔ کہ میں چوہڑوں کا پیر ہوں۔ اور ان کے بزرگوں کا اوتار ہوں۔ ایک دفعہ لدھیانہ کے بعض چوہڑے جو اپنے پیر سمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرید ہو گئے تھے۔ اپنے پیر سے اجازت لے کر قادیان آئے۔ مرزا امام دین صاحب کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے انہیں بلایا۔ اور کہا۔ میاں ادھر آؤ۔ جب [illegible]

انہوں نے کہا۔ میاں تم کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم مرزا غلام احمد کے مرید بن گئے ہو۔ چوڑھوں کا لال بیگ تو میں ہوں۔ تم مرزا صاحب کے پاس کیوں چلے گئے ہو۔ تمہیں وہاں کیا ملا ہے۔ انہوں نے کہا مرزا صاحب! ہم تو ان پڑھ ہیں۔ ہمیں اس بات کا علم نہیں۔ کہ ہمیں کیا ملا ہے۔ صرف اتنا علم ہے۔ کہ آپ مغل تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی وجہ سے چوڑھے کہلانے لگ گئے۔ اور ہم لوگ چوڑھے تھے۔ لیکن مرزا صاحب کو مان لینے کی وجہ سے مرزائی کہلانے لگ گئے ہیں۔ ہمیں دلائل نہیں آتے۔ صرف اتنا نظر آتا ہے۔ کہ ہم آپ پر ایمان لانے کی وجہ سے مرزا بن گئے ہیں۔ اور آپ مخالفت کرنے کی وجہ سے چوڑھے بن گئے ہیں۔ مرزا امام دین صاحب کو ایک دفعہ پیٹ درد ہوا۔ ان دنوں قادیان میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے سوا اور کوئی طبیب نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو بلایا۔ آپ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ درد کے مارے دالان میں فرش پر لوٹتے پھرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہائے اماں۔ ہائے اماں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے فرمایا۔ مرزا صاحب! اس تکلیف کے وقت بھی آپ خدا تعالیٰ کو نہیں پکارتے۔ اور اپنی والدہ کا نام لے رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ مولوی صاحب ماں تو میں نے دیکھی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نظر نہیں آتا۔ اس لئے میں خدا تعالیٰ کو کیا پکاروں اپنی ماں کو ہی پکارتا ہوں۔ یہی

مومن اور کافر میں فرق

ہے۔ مرزا امام دین صاحب کو پیٹ میں درد ہوا۔ تو انہیں اپنی ماں یاد آئی۔ خدا یاد نہ آیا۔ لیکن اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ کھانسی کی سخت تکلیف ہوئی۔ بہتیرا علاج کیا گیا۔ لیکن آرام نہ آیا۔ ایک دن کسی نے کچھ کیلے اور سنگترے بھیج دیئے۔ میں چونکہ آپ کو دوا پلایا کرتا تھا۔ اس لئے سمجھتا تھا۔ کہ آپؑ کی صحت کا ذمہ دار میں ہی ہوں۔ آپؑ نے کیلے دیکھے۔ تو ایک کیلہ کھانے کی خواہش کی۔ میں نے کہا۔ حضور آپ کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ اور دوا کا استعمال کر رہے ہیں۔ اور ابھی تک بیماری میں افاقہ نہیں ہوا۔ اب آپ کیلا کھانے لگے ہیں۔ اس سے تکلیف بڑھ جائے گی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری اس بات کی پرواہ نہ کی۔ اور آپؑ نے ایک کیلا اٹھایا۔ اور کھا لیا۔ بعد [illegible] وجہ سے

مرض میں زیادتی کا کوئی ڈر نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ اب مجھے شفا ہو جائیگی۔ اب دیکھو مرزا امام دین صاحب بیماری کے وقت اماں اماں پکارتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی دوا کی ضرورت پیش آئی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھانسی کی تکلیف ہوئی اور دواؤں کے باوجود آرام نہ آیا۔ تو آپؑ نے کیلہ کھا لیا۔ اور پھر فرمایا۔ مجھے خدا تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ مجھے شفا ہو جائے گی۔ اور واقعہ میں آپؑ کو شفا ہو گئی۔ پس جو خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ وہ اس کی برکت پاتا ہے۔ اور جو خدا تعالیٰ کو نہیں پکارتا۔ وہ خدا تعالیٰ کی برکت سے محروم رہتا ہے۔ مسلمانوں کو ۱۳۰۰ سال سے یہ مقام بھولا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کے ذریعہ انہیں یہ مقام یاد کرایا ہے۔ مگر اب بھی اکثر لوگ اسے بھول جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایسا ہتھیار ہے۔ کہ توپ و تفنگ بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کوئی مصیبت تم پر آئے۔ تم خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ۔ اور پھر

یقین رکھو

کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ اگر تم ایسا کرو۔ تو وہ تمہاری ضرور مدد کرے گا۔ کہتے ہیں شیر کے سامنے اگر کوئی شخص لیٹ جائے۔ تو وہ اس پر حملہ نہیں کرتا۔ بلکہ چپکے سے پاس سے گزر جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائے۔ اور اس کے آستانہ پر گر پڑے۔ تو وہ بھی اس کو مرنے نہیں دیتا۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ اس کی ذلت میری ذلت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے والد صاحب کا ایک قصہ سنایا کرتے تھے۔ میاں بدر محی الدین صاحب جو بٹالہ کے رہنے والے تھے ان کے والد کا نام غالباً پیر غلام محی الدین تھا۔ ہمارے دادا کے بڑے دوست تھے۔ اس زمانہ میں لاہور کی بجائے امرتسر میں کمشنری تھی۔ اور کمشنر موجودہ زمانہ کے گورنر کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ اور امرتسر میں اپنا دربار لگایا کرتا تھا۔ جس میں علاقہ کے تمام بڑے بڑے رؤسا شامل ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ

امرتسر میں دربار لگا

تو ہمارے دادا کو بھی دعوت آئی۔ اور چونکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ

پیر غلام محی الدین صاحب

بھی اس دربار میں شامل ہوں گے اس لئے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر بٹالہ میں ان کے مکان پر پہنچے۔ وہاں انہوں نے دیکھا۔

کہ ایک غریب آدمی پیر غلام محی الدین صاحب کے پاس کھڑا ہے۔ اور وہ اس سے کسی بات پر بحث کر رہے ہیں۔ جب انہوں نے دادا صاحب کو دیکھا تو کہنے لگے۔ مرزا صاحب دیکھئے یہ میراثی کیسا بے وقوف ہے۔ کمشنر صاحب کا دربار منعقد ہو رہا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ وہاں جا کر کمشنر صاحب سے کہا جائے۔ کہ گورنمنٹ نے اس کی ۲۵ ایکڑ زمین ضبط کر لی ہے۔ یہ زمین اسے واپس دے دی جائے۔ بھلا یہ کوئی بات ہے۔ کہ دربار کا موقعہ ہو۔ اور کمشنر صاحب تشریف لائے ہوئے ہوں۔ اور ایک میراثی کو ان کے سامنے پیش کیا جائے اور

سفارش کی جائے

کہ اس کی ۲۵ ایکڑ زمین جو اسے اس کے کسی مہاجن نے دی تھی ضبط ہو گئی ہے۔ اسے واپس دی جائے۔ چونکہ وہ پیر تھے۔ گو درباری بھی تھے۔ اس لئے انہیں یہ بات بہت عجیب معلوم ہوئی۔ دادا صاحب نے اس میراثی سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو چنانچہ وہ اسے ساتھ لے کر امرتسر پہنچے۔ جب کمشنر صاحب دربار میں آ گئے۔ تو درباریوں کا ان سے تعارف کرایا جانے لگا۔ جب دادا صاحب کی باری آئی۔ تو انہوں نے کمشنر صاحب سے کہا۔ کہ ذرا اس میراثی کی بانہہ پکڑ لیں۔ وہ کہنے لگا مرزا صاحب اس کا کیا مطلب۔ انہوں نے کہا۔ آپ اس کی بانہہ پکڑ لیں۔ میں اس کا مطلب بعد میں بتاؤں گا۔ چنانچہ ان کے کہنے پر اس نے اس میراثی کی بانہہ پکڑ لی۔ اس پر

ہمارے دادا صاحب کہنے لگے

ہماری پنجابی زبان میں ایک مثال ہے کہ "بانہہ پھڑے دی لاج رکھنا" کمشنر پھر حیران ہوا اور کہنے لگا۔ مرزا صاحب اس کا کیا مطلب ہے۔ اس پر دادا صاحب نے کہا۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب آپ نے ایک شخص کا بازو پکڑا ہے۔ تو پھر اس بازو پکڑنے کی لاج بھی رکھنا۔ اور اسے چھوڑنا نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ مرزا صاحب آپ یہ بتائیں۔ کہ اس سے آپ کا مقصد کیا ہے۔ انہوں نے کہا اس کی ۲۵ ایکڑ زمین تھی۔ جو اسے اس کے کسی مہاجن نے دی تھی۔ اور حکومت نے اسے ضبط کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ ہمارے مغل بادشاہ جب دربار لگایا کرتے تھے۔ تو اس موقعہ پر ہزاروں ایکڑ زمین لوگوں کو بطور انعام دیا کرتے تھے۔ لیکن یہ غریب حیران ہے کہ اس کے پاس جو ۲۵ ایکڑ زمین تھی وہ ضبط کر لی گئی ہے۔ کمشنر پر

اس بات کا ایسا اثر ہوا

کہ اس نے اسی وقت اپنے منشی کو بلایا اور کہا یہ بات نوٹ کر لی۔ اور حکم دے دو کہ اس شخص کی زمین ضبط نہ کی جائے۔ اب دیکھو دنیا میں جب ایک انسان بھی "بانہہ پھڑے دی لاج" رکھتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ "بانہہ پھڑے دی لاج کیوں نہیں رکھے گا۔ جو خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے کبھی نہیں چھوڑتا۔ پس دعائیں کرو۔ اور اس گُر پر قائم رہو۔ جو شخص اس گُر پر عمل کرتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ ہمیشہ اپنے دشمن پر غالب رہتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا۔

باہر ایک جنازہ پڑا ہے۔ یہ جنازہ سیالکوٹ سے آیا ہے۔ چند دن ہوئے وہاں ایک خطرناک حادثہ ہوا۔ اور جس خاندان میں یہ حادثہ ہوا۔ وہ احمدیت کے قبول کرنے کے لحاظ سے ضلع سیالکوٹ میں اول نمبر پر تھا۔ یعنی

میر حامد شاہ صاحب مرحوم کا خاندان

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ تو اس وقت بھی اسی خاندان میں ہی ٹھہرے تھے۔ سید ناصر شاہ صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ ان کے ایک لڑکے کی وہاں شادی تھی۔ ہمارے ملک میں رواج ہے۔ کہ عورتیں دولہا کو اندر بلا لیتی ہیں۔ اور اسے تحفے وغیرہ دیتی ہیں۔ چنانچہ اسی دستور کے مطابق عورتوں نے دولہا کو مکان کی دوسری منزل پر بلایا۔ ابھی عورتیں دولہا کو تحائف ہی دے رہی تھیں۔ کہ اوپر کی چھت نیچے آ گری۔ اور پھر اس چھت کے بوجھ کی وجہ سے نیچے کی چھت بھی گر گئی۔ نیچے مرد تھے۔ ان میں سے بھی ایک بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ اور اوپر کی چھت پر جو عورتیں تھیں۔ ان میں سے بھی کچھ زخمی ہوئیں۔ اور کچھ فوت ہو گئیں۔ چنانچہ دو جنازے پہلے آئے تھے۔ اور ایک نعش آج آئی ہے۔ یہ نعش

سید ناصر شاہ صاحب کی اہلیہ

کی ہے۔ ان کے لڑکے کی شادی تھی۔ اور اسی سلسلہ میں یہ وہاں گئی تھیں۔ چھت گرنے کی وجہ سے زخمی ہوئیں۔ اور بعد میں فوت ہو گئیں۔ نماز کے بعد میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ دوست جنازہ میں شامل ہوں۔ اور مرحومہ کے درجات کی بلندی اور اس کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ ملک سلطان محمود صاحب	پریذیڈنٹ۔ امین	شاہ پور صدر سرگودہا
۲۔ مرزا امتیاز احمد صاحب	سیکرٹری مال۔ محاسب	" "
۳۔ ملک بشیر احمد صاحب	" اصلاح وارشاد	" "
۱۔ چوہدری منظفر حسین صاحب	سیکرٹری مال	لیہ ضلع مظفر گڑھ
۱۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲۴۵ E.B. ضلع منٹگمری
۲۔ ملک محمد شریف صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳۔ چوہدری محمد علی صاحب جٹ	" اصلاح وارشاد	" "
۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب	پریذیڈنٹ	واہگہ جنگ ضلع لاہور
۲۔ " خلیل احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳۔ میاں محمد عیسےٰ صاحب	" اصلاح وارشاد	" "
۱۔ عزیز محمد خان صاحب	پریذیڈنٹ	بہاول پور
۲۔ چوہدری خلیل احمد صاحب	سیکرٹری مال	"
۱۔ ملک گھنا خان صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۶ علی پور ضلع لاہور
۲۔ محمد دین صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳۔ مستری غلام محمد صاحب	محصل	" "
۱۔ راجہ جہانگیر خان صاحب	پریذیڈنٹ	حویلی لکھا ضلع منٹگمری
۲۔ چوہدری غلام قادر صاحب	سیکرٹری مال	" "
۱۔ چوہدری سارنگ خان صاحب	پریذیڈنٹ	مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ
۲۔ " جلال دین صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳۔ ڈاکٹر غلام حسین صاحب	" امور عامہ۔ اصلاح وارشاد	" "
۱۔ بابو رحمت اللہ صاحب پنشنر	پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری مال	داتہ ضلع ہزارہ
۲۔ مولوی علی بہادر صاحب	سیکرٹری تعلیم	" "
۳۔ " عبد الرحمٰن صاحب	امام الصلوٰۃ	" "
۱۔ مہر حاجی راجہ خان صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲۲۵ چچکانہ ضلع جھنگ
۲۔ میاں خان صاحب	سیکرٹری مال	" " "
۳۔ مہر حاجی شہادت خان صاحب	" اصلاح وارشاد	" " "
۱۔ حاجی علی اکبر صاحب	پریذیڈنٹ	صحابہ چک دکیل والہ "
۲۔ شریف احمد صاحب	سیکرٹری مال	" " "
۳۔ عبد الستار صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" " "
۱۔ رائے محمد خان صاحب ولایت	پریذیڈنٹ	کوٹ سلطان ضلع جھنگ
۲۔ محمد امین صاحب	وائس "	" "
۳۔ میاں مٹھا صاحب	سیکرٹری مال۔ اصلاح وارشاد	" "
۱۔ خان محمد صاحب ملک	پریذیڈنٹ	سرمارے والا ضلع جھنگ
۲۔ میاں اللہ بخش صاحب	سیکرٹری مال۔ اصلاح وارشاد	" "
۱۔ ڈاکٹر ممتاز نبی صاحب	سیکرٹری مال۔ پریذیڈنٹ	پنڈ دادنخان ضلع جہلم
۱۔ مہر راجہ صاحب حاجی	پریذیڈنٹ	جھنڈ بھروانہ ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ
۲۔ میاں لال الدین صاحب	سیکرٹری مال	" " "

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

میرا بھانجہ عزیز قمر احمد بعمر قریباً ۱۲ سال ہفتہ بھر سے شدید کھانسی اور بخار وغیرہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اسے اپنے فضل وکرم سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

خاکسار رشید احمد چغتائی۔ سابق مبلغ لبنان وشرق اردن

تحریک جدید کے جہادِ کبیر میں

۳۱ جنوری تک ادا کرنے والوں کی پانچویں آخری فہرست

چندہ تحریک کے جو وعدے ۳۱ جنوری تک وعدے کے ساتھ ہی ادا ہو چکے ہیں۔ ان کی چار فہرستیں "اخبار الفضل" ۱۵ اور ۱۷، ۲۱، ۲۲ فروری میں دفتر اول و دفتر دوم کی شائع ہو چکی ہیں۔ پانچویں فہرست جو آخری ہے یہ شائع کی جا رہی ہے اگر کسی دوست نے اپنا چندہ دفتر اول یا دفتر دوم کا یعنی سال ۲۳ یا ۱۳ ادا کر دیا ہے مگر اس کا نام ان فہرستوں میں شائع نہیں ہوا۔ تو انہیں چاہیئے کہ فوری "وکیل المال تحریک جدید" کو بحوالہ کوپن نمبر و تاریخ اپنی رقم کی بابت دریافت فرما دیں۔ تا مزید پڑتال کر کے دفتر جوابی جواب دے سکے اور ان کا نام ۳۱ مارچ کی فہرست میں حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے شائع کر سکے۔

احباب کرام کو یہ نوٹ رہنا چاہیئے کہ وکیل المال "تحریک جدید" کا پہلے دن سے ہی یہ دستور ہے کہ وہ احباب کے وعدے پورے ہونے پر حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر کے شائع کرتا ہے۔ کیونکہ ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا وعدہ حضرت اقدس کے حضور پیش ہو تا حضور ان کے لئے دعا فرما دیں۔ اب جو احباب اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک سو فی صدی ادا کریں گے تو وہ سابقون کا ثواب بھی لینے والے ہوں گے۔ اور سلسلہ کو بھی زیادہ فائدہ ہو گا اور وہ بھی ابتدائے سال میں ادا کرنے کے سبب سارا سال ثواب لیتے رہیں گے اس لئے ایسے احباب کے نام ۳۱ مارچ کی شام کو حضرت اقدس کے حضور پیش کئے جائیں گے لہٰذا تحریک جدید کے وعدہ کرنے والے احباب وعدوں کو ۳۱ مارچ تک سو فی صدی ادا کرنے کی ابھی سے کوشش کریں اور دل میں پختہ ارادہ کر لیں کہ ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ پورا کرنا ہے اللہ تعالےٰ کے فرشتے آپ کی مدد فرمائیں گے

جو فہرستیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں کئی دوست ہیں جنہوں نے باوجود مالی مشکلات اور خانگی اشد ضروریات کے اپنا وعدہ پہلے ادا کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ ان کے نزدیک سلسلہ کی ضروریات تبلیغی اول نمبر پر ہیں۔ دوم پر نہیں۔ اس لئے انہوں نے باوجود اپنی ضروریات اور مالی مشکلات کے وعدہ کے ساتھ ادا کیا ہے۔ تو آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ بھی اپنی ضروریات کو موخر کرتے ہوئے ۳۱ مارچ تک ادا فرما دیں اس لئے کہ فرمایا

"جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پروا نہیں کریں گے اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے وہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے ثابت کر دیں گے کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد رکھے جانے کے مستحق ہیں"۔

"اس میں شک نہیں مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں اگر ایک شخص پیچھے ہٹے۔ اور دوسرا ان ہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے۔ کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ ان ہی حالات میں سے گذرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہوئے۔

حضور کے ارشاد بالا کے تحت آپ بھی اپنی مجبوریوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا وعدہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کے لئے آج ہی سے ماحول پیدا کریں۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

فہرست دفتر دوم سال نمبر ۱۲

بابو عبدالمجید صاحب بوضیع گھارو سندھ ۱۰/-
کے عمر امجد صاحب منوڑہ کراچی ۵۳/-
محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب گوٹی مار ر ۵/۸
محمد مظفر صاحب منوڑہ ۴۳/-
میر غلام محمد صاحب شرقی ۱۰/-
انور مرزا صاحب صدر ۵/۸
سید محمد یحییٰ صاحب ۵/-
بشیر احمد صاحب ہیل مارٹن روڈ ۱۰۰/-
ملک محمد اکبر خاں صاحب گوٹی مار ۵/-
محترمہ سردار بی بی صاحبہ ۵/-
بابو مسعود احمد صاحب رام سوامی ۳۳/-
چوہدری داؤد احمد صاحب شیخوپورہ ۵/-
پیر نصیر احمد صاحب ریڈیو فورمین ضلع نواب شاہ ۵۱/-
مستری بشیر احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۱۱/۴
محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب پشاور ۳۰/-
سیدہ امۃ الوحید صاحبہ بنت ۲۶/-
سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ ۱۵/-
سید شاہد احمد صاحب پسر ۱۵/-
حکیم الدین احمد صاحب دیناج پور ۶/-
مکرم محمود احمد صاحب مجبور تیج گاؤں حالی پسرور ضلع سیالکوٹ ۵۵/-
چوہدری عبدالحمید صاحب سیمنٹ ورکس روہڑی ۴۷۶/-
محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ ۱۷/-
والدہ صاحبہ مرحومہ ۵/-
محترم والد صاحب مرحوم ۸/-
محترمہ بلقیس دختر ۵/۳
فرحت ۵/۳
قدسیہ ۵/۳
بشریٰ ۵/۳
محترم عبدالرحمٰن صاحب ابن ۵/۳
اعجاز صاحب ۵/۳
مظفر صاحب ۵/۳
شیخ نسیم الدین احمد مرحوم اول پسر شیخ رفیع الدین احمد صاحب کراچی ۵/۱۲
چوہدری عبدالقادر صاحب سرائے سدھو ۱۰/-
محمد عبداللہ صاحب بھلول ۴۵/۴
محمد شریف صاحب چک ۳۲/۲ صادق آباد ۱۰۰/-
محترمہ خورشید بیگم چک ۱۲۰ رحیم یار خاں ۷/-
منشی محمد صادق صاحب احمد پور سیال ۵/۶
محمد عبداللہ صاحب مددگار کارکن خلافت لائبریری ۵/۴
سید محمد رفیق صاحب معہ اہل عیال و والدین مرحوم وزیر آبادی ۱۰/۸
ماسٹر حمید احمد صاحب مدرس ربوہ ۵/۴
محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر فقیر اللہ صاحب افسر امانت ۵/-
نور بیگم زوجہ میاں نور داد صاحب گوجرانوالہ منصور احمد، بشیر، نسیم اختر دختر ۵/۴ ۵/۴ ۵/۴
بابو محمد مسعود احمد صاحب ایس ام گولہ جنڈ رام ۴۵/-
نذیر بیگم دختر قاضی محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ ۵/۸
اہلیہ صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب اوکاڑہ ۵/۹
سید محمد یوسف صاحب ٹیچر [illegible] گجرات ۶/۲
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ۱۲/-
محمد شفیع صاحب معہ اہلیہ صاحبہ شادیوال ۱۲/-
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ احمد الدین صاحب وکیل ۵/-
چوہدری رحمت خاں صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چک ۹ پنیار سرگودھا ۱۰/-

مرزا عبدالرحیم صاحب [illegible] بچگان مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبلپور ۱۲/۸
چوہدری محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال بشیر آباد اسٹیٹ ۵۳/۸

مکرم سیکرٹری صاحب چوہدری محمد موسیٰ صاحب نے اپنا چندہ اور اپنے والدین و اہلیہ صاحبہ کا وعدہ کے ساتھ دیگر احباب کو عملی توجہ دلائی۔ تو دوسرے دوستوں نے جن کا نام اس فہرست میں ہیں انہوں نے بھی ادا کر دیئے ان کا وعدہ جماعت کا ۵۹۹/۱۲ ہے اس میں سے ۲۲۲/- کی رقم تو بفضل خدا ادا ہے۔ بشیر آباد کی جماعت کے وعدہ کرنے والے باقی دوستوں اور ان کے سیکرٹری مال صاحب سے درخواست ہے کہ ۳۷۷/- کی رقم ۳۱ مارچ تک ادا کریں پس سندھ کے زمیندار دوستوں کو اپنے وعدے کوشش کر کے ۳۱ مارچ تک ادا کر دینا چاہیئے

والدہ صاحبہ و والد صاحب اہلیہ پسر محمد موسیٰ صاحب ۱۴/۸
چوہدری محمد علی صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ۳۰/-
منشی محمد صادق صاحب معہ اہلیہ ۳۹/-
اہلیہ محمد اسحاق صاحب ۷/-
اہلیہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد ۶/-
محمد رفیع صاحب ۴/۹
نیاز بی بی زوجہ مرحومہ ۴/۹
حکیم محمد ابراہیم صاحب ۱۴/-
چوہدری مسعود احمد صاحب ۵/۸
بابو قمر احمد صاحب میرپور خاص ۱۵/-
چوہدری عبدالمجید صاحب ڈھولن آباد ۵/-
محمد شریف صاحب ولد عبداللہ کوٹ عبداللہ ۶/-
محمد اسحاق صاحب ۶/-
عزیز الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۸/۲
ابراہیم ولد عبدالعزیز صاحب ۹/۲
محمد علی صاحب سیکرٹری مال ۹/۲
دین محمد صاحب معہ اہلیہ ۱۰/-
محمد لطیف صاحب ولد عبدالعزیز صاحب ۹/۲
خیر الدین صاحب ۶/-
رشید احمد صاحب ۶/-
محمد شریف ولد کریم بخش صاحب ۵/۲
محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ ۶/-
سرداراں بیگم ۶/۸
شریفاں بیگم اول ۶/۲
شریفاں بی بی ثانی ۶/۲
محترمہ نواب بی بی اہلیہ منشی اللہ بخش صاحب ناصر آباد اسٹیٹ ۶/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد الدین صاحب ۵/۶
حنیفہ بی بی اہلیہ مستری فضل کریم صاحب ۵/۱
چوہدری سردار علی صاحب ۵/-
انعام الرحمٰن پسر مولوی عبدالرحمٰن صاحب کنری ۵/-
ایاز عبدالخالق صاحب چک ۲۷/A ۱۲/۸
خالد عبدالعزیز صاحب ۱۲/۸
محترمہ زینب بیگم اہلیہ صاحبہ ۷/۴
چوہدری عبدالجبار صاحب ۶/۴
مبارک احمد صاحب طاہر ۵/۱۴
محترمہ خورشیدہ بیگم آمینہ ۵/۱۲
چوہدری خدا بخش صاحب ۵/-
محترمہ اہلیہ چوہدری مولا بخش صاحب ۶/۱۲
چوہدری کریم بخش صاحب ۷/۱۲

۳ صاحبزادہ صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷ الف کے خود تو اپنا وعدہ معہ اہل عیال دفتر اول میں پورا دے چکے ہیں اور دفتر دوم میں بھی ان کے احباب ادا کر چکے ہیں لیکن کچھ دوستوں کی رقم دفتر اول و دوم میں رہتی ہے جس کے لئے صوفی صاحب کی توجہ درکار ہے کہ ۳۱ مارچ تک ادا فرما دیں۔

چوہدری محمد صدیق صاحب محمد آباد اسٹیٹ ۶/۸
عبدالستار صاحب ۴۰/-
سلطان احمد صاحب کالواں ۶/-
مستری محمد علی ۱۱/-
نور محمد ۵/۶
محترمہ مجیدہ بیگم اہلیہ چوہدری غلام احمد بسرا ۶/-
سعیدہ بیگم اہلیہ شیخ احمد صاحب ۵/۴
چوہدری اللہ دتہ صاحب نور نگر فارم ۶/-
رانا بشیر احمد خاں صاحب ۲۳/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ مستری نذیر احمد صاحب ملتان ۵/-
مبشر احمد صاحب ابن ۵/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ ۵/-
چوہدری خلیل احمد صاحب ۲۰/-
ماسٹر عنایت اللہ معہ اہلیہ و والدین بچگان بوریوالہ ۲۰/-
محترمہ اہلیہ و بچگان چوہدری فضل کریم ۷/۱۲
چوہدری نذیر احمد صاحب لودھراں ۶/-
صوفی کریم بخش صاحب ۸/-
ملک محمد اسماعیل صاحب ۵/۸
چوہدری عبدالحق صاحب پریذیڈنٹ ۵/-
عبدالغفار صاحب ۵/-
دختر مرحوم ملک عبدالرحمٰن صاحب ۶/۴
محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ۷/۸
راشدہ دختر احمد علی صاحب نیل کوٹ ملتان ۵/-
چوہدری رحمت علی خاں صاحب ۷/۴
سلطان علی خاں معہ اہلیہ ۱۵/-
عطاء اللہ صاحب معہ اہلیہ بچگان ٹنڈو الہ یار ۶۰/-
عمر الدین صاحب معہ بچگان کوٹھے وال ۴۹/۴
محمد حسین صاحب چک ۵ دکھانہ ۶/۸
محترمہ امۃ القیوم صاحبہ باگڑ سرگانہ ۵/-
چوہدری عبدالغنی صاحب چک ۱۰-R/۲۰ ۱۰/۱۳

([illegible])

تحریک جدید والے اور خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ پوری توجہ اور کوشش سے دفتر اول و دوم کے وعدے ۳۱ مارچ تک سالم یا اکثر حصہ ادا کرنے کی جدوجہد کریں کیونکہ :-

"مجاہد بھی ہر زمانہ کے لئے الگ الگ ہوتے ہیں اس زمانہ میں تبلیغ اور نظام جماعت کی تکمیل کے مجاہد زیادہ مقبول ہیں۔ اگر ہمارے سکرٹری تن دہی سے کام کریں تو وہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے ان پر جن کو اللہ تعالیٰ کسی دین کا موقعہ عطا فرماتا ہے۔ کیونکہ انہیں یاد رہنا چاہیئے۔ کہ "خدمت دین کے یہ مواقعہ بار بار نہیں میسر آیا کرتے نسلیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا ہے اور نہ ان کے ثواب کو مٹا سکتا ہے انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والا ہے۔

خاکسار **برکت علی خاں**
وکیل المال تحریک جدید

مشرق وسطیٰ کے عوام کی بہبود کے لئے اس علاقے کی معیشت مستحکم بنانا ضروری ہے

امریکہ دنیا کے ہر انسان کو امن اور خوشحالی کا پیغام دیتا ہے (آئزن ہاور)

واشنگٹن ۲۸ فروری۔ صدر آئزن ہاور نے کل رات تمام دنیا کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے اپنے اس یقین کا اظہار کیا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے عوام کی بھلائی اس امر میں ہے۔ کہ اس علاقے کی حکومتیں اپنی معیشت کو مستحکم بنائیں۔ "صدائے امریکہ" کی پندرھویں سالگرہ پر اپنی عالمگیر تقریر میں صدر آئزن ہاور نے اپنی حکومت کی خارجہ پالیسی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور کہا۔ امریکہ کی خارجہ پالیسی کا رہنما اصول ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ ہم دائمی خوشحالی اور امن سے صرف اسی صورت میں لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ جبکہ دنیا کے دوسرے لوگ بھی امن اور خوشحالی سے بہرہ مند ہوں۔"

مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنے منصوبے کی وضاحت کرتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے کہا۔ یہ منصوبہ بھی اسی رہنما اصول کے مطابق ہے۔ جس کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے۔ اس منصوبے میں دو قسم کی تجاویز شامل ہیں۔ اقتصادی اور فوجی امداد۔ ان ملکوں میں تعمیری کام جاری رکھنے کی غرض سے انہیں بین الاقوامی اشتراکیت سے آزاد رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ بین الاقوامی اشتراکیت ایک رات میں ان کی تمام محنت تباہ کر سکتی ہے۔ ہم ان ملکوں کو ضمانت دیتے ہیں۔ کہ اگر انہیں اس قسم کا کوئی خطرہ پیدا ہوا اور اقوام متحدہ اس خطرے کا سد باب نہ کر سکی۔ اور ان ملکوں نے ہماری امداد طلب کی۔ تو ہم ان کی ضرور مدد کریں گے۔ اشتراکی خطرہ سے آزاد دنیا کو متنبہ کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ بین الاقوامی اشتراکیت چھوٹی قوموں کو یکے بعد دیگرے ہضم کرتی جا رہی ہے۔ ان کی آزادی ختم ہو چکی ہے۔ ان کا قومی وقار پامال کیا جا رہا ہے ان کے مذہب کو پیروں تلے روندا جا رہا ہے۔ ان کی معیشت روس کے توشہ خانوں میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اور اگر وہاں کے عوام احتجاج کی آواز بلند کرتے ہیں۔ تو انہیں بے دریغ گولیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ہنگری کا المیہ اس کی گواہی دیتا ہے۔

آخر میں صدر نے اقوام متحدہ پر اپنے کامل یقین کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ ادارہ عالمی نظم و ضبط کا سب سے بڑا اور محیط ادارہ ہے۔ اور ہم پوری شد و مد کے ساتھ اس دستور کی حمایت کرتے ہیں۔ کہ قوموں کے باہمی جھگڑے لازمی طور پر اقوام متحدہ کے ذریعے طے ہونے چاہئیں۔

تقرر عہدیداران (بقیہ صفحہ ۶ سے)

نام	عہدہ	جماعت
۳۔ میاں غلام محمد صاحب زرگر	سکرٹری اصلاح و ارشاد	جھنڈ بھروانہ بخشہ سندرانہ ضلع جھنگ
۴۔ مہر صالح محمد صاحب بھروانہ	" امور عامہ	"
۱۔ ڈاکٹر میاں نذر محمد صاحب	پریذیڈنٹ	سلانوالی ضلع سرگودھا
۲۔ میجر فضل الٰہی صاحب	سکرٹری مال	"
۳۔ فضل کریم صاحب زرگر	" اصلاح و ارشاد	"
۴۔ حافظ محمد امیر صاحب	امام الصلوٰۃ	"
۱۔ ڈاکٹر میجر سراج الحق صاحب	سکرٹری امور خارجہ	کوئٹہ
۲۔ خان صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ خانصاحب	" مال	"
۳۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب	" وصایا	"
۱۔ ڈاکٹر محمد عبد الرحمٰن صاحب صدیقی ایم۔بی۔بی۔ایس	پریذیڈنٹ	میرپور خاص
۲۔ عبد الرحمٰن صاحب	سکرٹری مال	"
۳۔ مردان خان صاحب	" اصلاح و ارشاد	"
۴۔ چوہدری محمد شفیع صاحب	" تعلیم و امور عامہ	"

(ناظر اعلیٰ)

درخواست ہائے دعا

عزیزم خلیق اختر اس سال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ظہور احمد باجوہ

(۲)

بندہ کی لڑکی نفیسہ توصیف امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہی ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے خداوند کریم کے حضور دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

ڈاکٹر احمد علی احمدی۔ مرکزی سکرٹری دعائیہ جماعت احمدیہ لاہور

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ۱/۲	۴ ۱/۲	۵ ۱/۲	۶ ۱/۲	۷ ۱/۲	۸ ۳/۴	۱۰	۱۱ ۱/۲	۱۳	۱۴ ۱/۲
از لاہور برائے سرگودھا	۳ ۱/۲	۵	۶ ۱/۲	۸	۸ ۱/۲	۱۰ ۱/۲	۱۲	۱۳ ۱/۲	۱۵	۱۷
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ۳/۴	۱۰ ۱/۲	۱۵ ۱/۴	نوٹ:۔ لاہور و سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل منیجر)						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ۳/۴	۱۰ ۱/۲	۱۵ ۱/۴							

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر سے خط و کتابت کیا کریں